سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت وملوکیت

غلام مصطفی ظہیرامن پوری

صحابی ابن صحابی، کاتب وحی اور امین وحی، مؤمنوں کے ماموں، سیدنا ومحبوبنا ابوعبد الرحمن، معاویہ بن ابوسفیان بن حرب، قرشی، اموی بے شمار فضائل ومناقب کے حامل ہیں۔ آپ کو اسلام کا پہلا منصف بادشاہ ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔

خلافت وملوکیت:

شمس الدین، ابوعبداللہ، محمد بن احمد بن عثمان، المعروف حافظ ذہبی رحمہ اللہ (748ھ) سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ سے خراجِ عقیدت پیش فرماتے ہیں:

أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، مَلِكُ الْإِسْلَامِ.

''امیرالمؤمنین اور شاہِ اسلام۔''

(سير أعلام النبلاء : 120/3)

حبرِ امت، ترجمانِ قرآن، عالم اہل بیت، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَخْلَقَ لِلْمُلْكِ مِنْ مُّعَاوِيَةَ.

''میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر ملوکیت کے لیے موزوں شخص نہیں دیکھا۔''

(الأمالي من آثار الصحابة للإمام عبد الرزّاق : 97، السنّة لأبي بكر الخلّال : 637، مجموع فيه مصنفات لأبي العبّاس الأصم : 578(162)، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّكُمْ فِي نُبُوَّةٍ وَّرَحْمَةٍ، وَسَتَكُونُ خِلَافَةٌ وَّرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَكُونُ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا عَضُوضًا، يَشْرَبُونَ الْخُمُورَ، وَيَلْبِسُونَ الْحَرِيرَ، وَفِي ذٰلِكَ يُنْصَرُونَ إِلٰى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ .

''تمہارے پاس نبوت اور رحمت رہے گی اور عنقریب خلافت اور رحمت آئے گی، پھر ایسا اور ایسا ہوگا (بادشاہت اور رحمت آئے گی)، پھر (کہیں) کاٹ کھانے والی بادشاہت آئے گی۔ لوگ شرابیں پئیں گے اور ریشم پہنیں گے، لیکن اس کے باوجود تاقیامت وہ منصور رہیں گے۔''

(المعجم الأوسط للطبراني : 345/6، ح :6581، وسندہٗ حسنٌ)

یعنی خلافت کے بعد ایک خاص زمانہ ہے، جسے [کذا وکذا] سے تعبیر کیا گیا ہے اور وہ ہے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی بادشاہت کا زمانہ۔ اس کے بعد جا کر کہیں کاٹ کھانے والی ملوکیت کا دور شروع ہوگا۔ لہٰذا جن روایات میں خلافت کے بعد ملک عضوض کا ذکر ہے، وہ اختصار پر مبنی ہیں۔ اس کی تائید ایک دوسری صریح روایت سے ہوتی ہے، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَوَّلُ هٰذَا الْأَمْرِ نُبُوَّةٌ وَّرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَكُونُ خِلَافَةً وَّرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا وَّرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُونُ إِمَارَةً وَّرَحْمَةً .

''پہلے نبوت اور رحمت ہے، پھر خلافت اور رحمت ہوگی، پھر بادشاہت اور رحمت ہوگی، پھر امارت اور رحمت ہوگی۔''

(المعجم الكبير للطبراني : 88/11، ح : 11138، السلسلة الصحيحة : 3270،

وسندهٗ حسنٌ)

اس کی تائید اجماعِ امت سے ہوتی ہے:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) اس حدیث کی روشنی میں فرماتے ہیں:

فَكَانَتْ نُبُوَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُبُوَّةٌ وَّرَحْمَةٌ، وَكَانَتْ خِلَافَةُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ خِلَافَةَ نُبُوَّةٍ وَّرَحْمَةٍ، وَكَانَتْ إِمَارَةُ مُعَاوِيَةَ مُلْكًا وَّرَحْمَةً، وَبَعْدَهٗ وَقَعَ مُلْكٌ عَضُوضٌ.

''نبی اکرم ﷺ کی نبوت، نبوت و رحمت تھی۔ خلفاء راشدین کی خلافت، خلافت نبوت اور رحمت تھی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت رحمت والی بادشاہت تھی۔ اس کے بعد (کہیں) کاٹ کھانے والی بادشاہت شروع ہوگئی۔''

(جامع المسائل: 154/5)

نیز فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَفْضَلُ مُلُوكِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، فَإِنَّ الْأَرْبَعَةَ قَبْلَهٗ كَانُوا خُلَفَاءَ نُبُوَّةٍ، وَهُوَ أَوَّلُ الْمُلُوكِ، كَانَ مُلْكُهٗ مُلْكًا وَّرَحْمَةً، كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ ....، وَكَانَ فِي مُلْكِهٖ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْحِلْمِ وَنَفْعِ الْمُسْلِمِينَ مَا يُعْلَمُ أَنَّهٗ كَانَ خَيْرًا مِّنْ مُلْكِ غَيْرِهٖ.

''اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس امت کے سب سے افضل بادشاہ تھے۔ آپ سے پہلے چاروں حکمران خلفائے نبوت تھے۔ آپ ہی

سب سے پہلے بادشاہ ہوئے۔آپ کی حکمرانی باعث رحمت تھی، جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔آپ کی بادشاہت مسلمانوں کے لیے اتنی فائدہ مند تھی اور اس میں اتنی رحمت و برکت تھی کہ اس کے دنیا کی سب سے اچھی بادشاہت ہونے کے لیے یہی دلیل کافی ہے۔''

(مجموع الفتاوٰی : 478/4)

یہ اجماعی بات ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت وملوکیت باعثِ رحمت تھی۔ملوکیت عضوض (کاٹ کھانے والی بادشاہت) آپ کے دوراقتدار کے بعد میں شروع ہوئی۔

علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (792ھ) فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مُلُوكِ الْمُسْلِمِينَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ خَيْرُ مُلُوكِ الْمُسْلِمِينَ .

''مسلمانوں کے سب سے پہلے اور افضل بادشاہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔''

(شرح العقيدة الطحاويّة، ص 722)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الرَّعَايَا عَلٰى بَيْعَتِهٖ فِي سَنَةِ إِحْدٰى وَأَرْبَعِينَ، كَمَا قَدَّمْنَا، فَلَمْ يَزَلْ مُسْتَقِلًّا بِالْأَمْرِ فِي هٰذِهِ الْمُدَّةِ إِلٰى هٰذِهِ السَّنَةِ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا وَفَاتُهٗ، وَالْجِهَادُ فِي بِلَادِ الْعَدُوِّ قَائِمٌ، وَكَلِمَةُ اللّٰهِ عَالِيَةٌ، وَالْغَنَائِمُ تَرِدُ إِلَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ الْأَرْضِ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهٗ فِي رَاحَةٍ وَّعَدْلٍ، وَصَفْحٍ وَّعَفْوٍ .

''تمام رعایا نے ۴۱ ہجری میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت پر اجماع کیا، جیسا

کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ اپنی وفات (۶۰ہجری) تک خود مختار حکمران رہے۔آپ کے دور میں دشمنانِ اسلام کے علاقوں میں جہاد جاری تھا،کلمۃ اللہ بلند تھااوراطرافِ زمین سے مالِ غنیمت آرہاتھا۔مسلمان آپ کی حکومت میں خوش وخرم تھے،انہیں عدل وانصاف مہیا تھااورحکومت کاان کے ساتھ نہایت شفقت ودرگزروالاسلوک تھا۔''

(البداية والنهاية : 119/8)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمانِ باری تعالیٰ:﴿وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطَانًا﴾(بني إسرائيل : 33) ''جوشخص ظلم سے قتل کردیا جائے،ہم نے اس کے ولی کواختیاردیاہے۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قَدْ أَخَذَ الْإِمَامُ الْحَبْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ مِّنْ عُمُومِ هٰذِهِ الْآيَةِ الْكَرِيمَةِ وِلَايَةَ مُعَاوِيَةَ السَّلْطَنَةَ، أَنَّهٗ سَيَمْلِكُ، لِأَنَّهٗ كَانَ وَلِيَّ عُثْمَانَ .

''حبر امت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کریمہ کے عموم سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ولایت ثابت کی ہے کہ وہ عنقریب حکمران بنیں گے،کیونکہ وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ولی تھے۔''

(تفسير ابن كثير : 142/4، بتحقيق عبد الرزّاق المهدي)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کی یہ بات بلادلیل نہیں،اس کے لیے یہ روایت ملاحظہ فرمائیں:

ثقہ تابعی،ابومسلم،زہدم بن مضرب جرمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا فِي سَمَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ : إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيثٍ، لَيْسَ بِسِرٍّ وَّلَا عَلَانِيَةٍ، إِنَّهٗ لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ هٰذَا الرَّجُلِ مَا

كَانَ، يَعْنِي عُثْمَانَ، قُلْتُ لِعَلِيٍّ : اعْتَزِلْ، فَلَوْ كُنْتَ فِي جُحْرٍ طُلِبْتَ حَتّٰى تُسْتَخْرَجَ، فَعَصَانِي، وَايْمُ اللّٰهِ ! لَيَتَأَمَّرَنَّ عَلَيْكُمْ مُعَاوِيَةُ، وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : ﴿وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ إِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا﴾(الإسراء : 33) .

''ہم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس رات کی محفل میں شریک ہوئے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں ایسی بات بیان کرنے والا ہوں جو نہ مخفی ہے نہ ظاہر۔ جب عثمان (رضی اللہ عنہ کی شہادت) کا معاملہ ہوا تو میں نے علی (رضی اللہ عنہ) سے کہا: اس معاملے سے دُور رہیں، اگر آپ کسی بِل میں بھی ہوں گے تو (خلافت کے لیے) آپ کو تلاش کر کے نکال لیا جائے گا، لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی۔ اللہ کی قسم! معاویہ (رضی اللہ عنہ) ضرور تمہارے حکمران بنیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ إِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا﴾(الإسراء : 33) ''جو شخص ظلم سے قتل کر دیا جائے، ہم نے اس کے ولی کو اختیار دیا ہے، وہ قتل کرنے میں زیادتی نہ کرے، اس کی ضرور مدد کی جائے گی۔''

(المعجم الكبير للطبراني : 320/10، وسندهٗ حسنٌ)

امام ابن سعد رحمہ اللہ (230ھ) فرماتے ہیں:

كَانَتْ وِلَايَتُهٗ عَلَى الشَّامِ عِشْرِينَ سَنَةً أَمِيرًا، ثُمَّ بُويِعَ لَهٗ

بِالْخِلَافَةِ، وَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ خَلِيفَةً عِشْرِينَ سَنَةً ....

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیس سال تک شام کے گورنر رہے، پھر ان کی خلافت پر بیعت ہو گئی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد امتِ مسلمہ کا ان پر اتفاق ہو گیا۔ وہ بیس سال خلیفہ رہے......۔''

(الطبقات الکبریٰ : 285/7)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن:

بعض لوگ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرتے ہیں، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانِ گرامی مدنظر رکھنا چاہیے:

لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِي .

''میرے کسی صحابی کو برا بھلا نہ کہو۔''

(صحیح مسلم :2541)

امام حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کچھ لوگ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن زبیر کو بُرا بھلا کہتے ہیں اور ان پر لعنت کرتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا:

عَلٰی أُولٰئِكَ الَّذِينَ يَلْعَنُونَ، لَعْنَةُ اللّٰهِ .

''ان پر لعنت کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر : 206/59، وسندہٗ صحیحٌ)

ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ضَرَبَ إِنْسَانًا قَطُّ، إِلَّا إِنْسَانًا شَتَمَ مُعَاوِيَةَ، فَإِنَّهُ ضَرَبَهُ أَسْوَاطًا .

''میں نے امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو کبھی کسی انسان کو مارتے ہوئے نہیں دیکھا، انہوں نے صرف اس شخص کو کوڑے مارے جس نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بُرا بھلا کہا تھا۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر : 211/59، وسندہٗ حسنٌ)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) فرماتے ہیں:

فَمَنْ لَّعَنَهُمْ، فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ .

''جس نے صحابہ کرام پر لعنت کی، وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔''

(مجموع الفتاوٰی : 66/35)

نیز فرماتے ہیں:

مَنْ لَّعَنَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ، وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَنَحْوِهِمَا، فَإِنَّهُ مُسْتَحِقٌّ لِّلْعُقُوبَةِ الْبَلِيغَةِ بِاتِّفَاقِ أَئِمَّةِ الدِّينِ .

''جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ، جیسا کہ معاویہ اور عمرو بن عاص وغیرہما رضوان اللہ علیہم اجمعین پر لعنت کرتا ہے، وہ باتفاقِ ائمہ دین سخت سزا کا مستحق ہے۔''

(مجموع الفتاوٰی : 58/35)

مزید فرماتے ہیں:

مُعَاوِيَةُ لَمْ يَدَّعِ الْخِلَافَةَ، وَلَمْ يُبَايَعْ لَهُ بِهَا حِيْنَ قَاتَلَ عَلِيًّا،

وَلَمْ يُقَاتِلْ عَلٰى أَنَّهُ خَلِيفَةٌ، وَلَا أَنَّهُ يَسْتَحِقُّ الْخِلَافَةَ، وَيُقِرُّونَ لَهُ بِذٰلِك، وَقَدْ كَانَ مُعَاوِيَةُ يُقِرُّ بِذٰلِكَ لِمَنْ سَأَلَهُ عَنْهُ، وَلَا كَانَ مُعَاوِيَةُ وَأَصْحَابُهُ يَرَوْنَ أَنْ يَبْتَدُوا عَلِيًّا وَّأَصْحَابَهُ بِالْقِتَالِ وَلَا يَعْلُوا .

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلافت طلب نہیں کی تھی، نہ ہی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی کے وقت ان کی خلافت پر بیعت کی گئی تھی۔ انہوں نے اس بنا پر لڑائی نہیں کی تھی کہ وہ خلیفہ ہیں یا خلافت کے مستحق ہیں۔ البتہ صحابہ کرام سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اقراری تھے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ ان کی خلافت کا اقرار کرتے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے لڑائی کرنے یا ان پر غلبہ حاصل کرنے کے خواہاں نہیں تھے۔''

(مجموع الفتاوٰی : 72/35)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ، أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِنْ يَهْلَكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ، وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ، يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا، قَالَ : قُلْتُ : أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضٰى؟ قَالَ : مِمَّا مَضٰى .

''اسلام کی چکی پینتیس، چھتیس یا سینتیس سال تک گھومتی رہے گی (یعنی اسلام

کا غلبہ رہے گا، پھر) اگر لوگ ہلاکت خیزیوں میں پڑ گئے، تو ہلاک ہونے والوں کے راستے پر چل دیں گے اور اگر ان کا دین قائم رہا، تو ستر سال تک قائم رہے گا۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: میں نے کہا: ان ستر سالوں میں پچھلے (۳۵، ۳۶ یا ۳۷) سال بھی شامل ہوں گے یا نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچھلے سال شامل ہوں گے۔''

(مسند الإمام أحمد :393/1، سنن أبي داود : 4254، واللّفظ لهٗ، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۵۲۱/۴) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

اہل علم کے مطابق سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت وملوکیت بھی اس حدیث کا مصداق ہے، آپ رضی اللہ عنہ کا دور اسلامی تاریخ کا سنہری دور تھا۔ دین کا غلبہ تھا، حدود وشرائع کا نفاذ تھا، فتوحات کی بھرمار تھی، رعایا کو عدل وانصاف مہیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ کو رعایا کی مکمل حمایت اور اطاعت حاصل تھی۔

جلیل القدر تابعی، عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهٗ : أَنَّهٗ قَدِمَ وَافِدًا عَلٰی مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَضٰی حَاجَتَهٗ، ثُمَّ دَعَاهُ فَأَخْلَاهُ، فَقَالَ : يَا مِسْوَرُ! مَا فَعَلَ طَعْنُكَ عَلَی الْأَئِمَّةِ؟ فَقَالَ الْمِسْوَرُ : دَعْنَا مِنْ هٰذَا، وَأَحْسِنْ فِيمَا قَدَّمْنَا لَهٗ، قَالَ مُعَاوِيَةُ : لَا، وَاللّٰهِ ! وَلَتُكَلِّمَنَّ بِذَاتِ نَفْسِكَ، وَالَّذِي تَعِيبُ عَلَيَّ، قَالَ الْمِسْوَرُ : فَلَمْ أَتْرُكْ شَيْئًا أَعِيبُهٗ عَلَيْهِ إِلَّا بَيَّنْتُهٗ لَهٗ، قَالَ مُعَاوِيَةُ : لَا بَرِئَ مِنَ الذَّنْبِ،

فَهَلْ تَعُدُّ يَا مِسْوَرُ ! مَا نَلِي مِنَ الْإِصْلَاحِ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ، فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا ؟ أَمْ تَعُدُّ الذُّنُوبَ وَتَتْرُكُ الْحَسَنَاتِ ؟ قَالَ الْمِسْوَرُ : لَا، وَاللّٰهِ ! مَا نَذْكُرُ إِلَّا مَا تَرٰى مِنْ هٰذِهِ الذُّنُوبِ، قَالَ مُعَاوِيَةُ : فَإِنَّا نَعْتَرِفُ لِلّٰهِ بِكُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْنَاهُ، فَهَلْ لَّكَ يَا مِسْوَرُ ! ذُنُوبٌ فِي خَاصَّتِكَ، تَخْشٰى أَنْ تُهْلِكَكَ إِنْ لَّمْ يَغْفِرْهَا اللّٰهُ ؟ قَالَ مِسْوَرٌ : نَعَمْ، قَالَ مُعَاوِيَةُ : فَمَا يَجْعَلُكَ أَحَقَّ أَنْ تَرْجُوَ الْمَغْفِرَةَ مِنِّي ؟ فَوَاللّٰهِ لَمَا أَلِي مِنَ الْإِصْلَاحِ أَكْثَرَ مِمَّا تَلِي، وَلَكِنْ وَاللّٰهِ لَا أُخَيَّرُ بَيْنَ أَمْرَيْنِ، بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ غَيْرِهٖ، إِلَّا اخْتَرْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى مَا سِوَاهُ، وَإِنَّا عَلٰى دِينٍ يَّقْبَلُ اللّٰهُ فِيهِ الْعَمَلَ، وَيُجْزِي فِيهِ بِالْحَسَنَاتِ، وَيُجْزِي فِيهِ بِالذُّنُوبِ، إِلَّا أَنْ يَّعْفُوَ عَمَّنْ يَّشَاءُ، فَأَنَا أَحْتَسِبُ كُلَّ حَسَنَةٍ عَمِلْتُهَا بِأَضْعَافِهَا، وَأُوَازِي أُمُورًا عِظَامًا لَّا أُحْصِيهَا وَلا تُحْصِيهَا، مِنْ عَمَلٍ لِلّٰهِ فِي إِقَامَةِ صَلَوَاتِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالْحُكْمِ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَالْأُمُورِ الَّتِي لَسْتَ تُحْصِيهَا وَإِنْ عَدَدْتُّهَا لَكَ، فَتَفَكَّرْ فِي ذٰلِكَ، قَالَ الْمِسْوَرُ : فَعَرَفْتُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَدْ خَصَمَنِي حِينَ ذَكَر لِي مَا ذَكَرَ، قَالَ عُرْوَةُ : فَلَمْ

يَسْمَعِ الْمِسْوَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ يُذْكَرُ مُعَاوِيَةُ إِلَّا اسْتَغْفَرَ لَهٗ .

''سیدنا مِسْوَرُ بن مَخْرَمہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بیان کیا کہ وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد بن کر گئے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کا کام کر دیا، پھر انہیں علیحدہ بلا کر فرمایا: مِسْوَرُ! حکمرانوں پر تمہاری عیب جوئی کا کیا بنا؟ مِسْوَر کہنے لگے: اس بات کو چھوڑیں اور ہمارے موجودہ طرز عمل کی بنا پر ہم سے حسنِ سلوک روا رکھیں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! تمہیں ضرور اپنے دل کی بات کہنا ہو گی اور اپنے خیال کے مطابق میرے عیوب بیان کرنا ہوں گے۔ مِسْور کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دل کی تمام بھڑاس نکال ڈالی۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی انسان (ماسوائے انبیا) غلطی سے معصوم نہیں۔ اے مسور! عوام کے معاملے میں جو اصلاحات ہم نے کی ہیں، کیا آپ انہیں کچھ وقعت دیتے ہیں؟ نیکی تو دس گنا شمار ہوتی ہے۔ کیا آپ غلطیوں کو شمار کرتے ہیں اور نیکیوں سے صرفِ نظر کرتے ہیں؟ مِسْور نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم تو صرف ان غلطیوں کا تذکرہ کرتے ہیں، جو نظر آتی ہیں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ہر اس غلطی کا اعتراف کرتے ہیں جو ہم سے ہوئی، لیکن اے مسور! کیا تم سے اپنے خاص لوگوں کے بارے میں کوئی ایسی غلطی نہیں ہوئی، جس کو اگر اللہ معاف نہ کرے تو تمہیں اپنی ہلاکت کا ڈر ہو؟ مسور کہتے ہیں: بالکل ہم سے ایسی غلطیاں ہوئی ہیں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تمہیں اپنے بارے میں مجھ سے بڑھ کر مغفرت کی امید کیوں ہے؟ اللہ کی قسم! میں تم سے بڑھ کر اصلاح کی کوشش میں رہتا ہوں اور اگر مجھے اللہ کی فرمانبرداری اور اس کی نافرمانی میں

سے انتخاب کا اختیار دیا جائے تو میں ضرور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کو ترجیح دوں گا۔ ہم ایسے دین کے پیروکار ہیں جس کے مطابق اللہ تعالیٰ عمل کو قبول کرتا ہے، نیکی کی جزا دیتا ہے اور بُرائی کی سزا دیتا ہے، ہاں جسے چاہے معاف بھی کر دیتا ہے۔ میں نے جو بھی نیکیاں کی ہیں، مجھے ان کے کئی گنا ثواب کی امید ہے اور میں ان امور کو سامنے رکھتا ہوں جنہیں نہ میں شمار کر سکتا ہوں، نہ تم، مثلاً اللہ کی رضا کے لیے مسلمانوں میں نظام صلاۃ کا قیام، اللہ کے راستے میں جہاد، اللہ کے نازل کردہ نظام کا نفاذ اور اسی طرح کے دوسرے امور جن کو میں ذکر بھی کروں تو تم شمار نہیں کر پاؤ گے۔ اس بارے میں غور کرو۔ مِسور کہتے ہیں: مجھے معلوم ہو گیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ سب کچھ بیان کر کے مجھے (میرے خیالات کو) مات دے دی ہے۔ عروہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب بھی سیدنا مسور رضی اللہ عنہ کے سامنے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا، انہوں نے ان کے لیے استغفار فرمایا۔''

(تاریخ بغداد للخطیب :223/1، وسندہٗ صحیحٌ)